



سوال

(102) اللہ تعالیٰ کے لئے ستار کا نام ثابت ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے نام "الستار" کے بارے میں بتائیں کیا یہ نام اسماء حسنیٰ میں وارد ہوا ہے، بعض بھائی انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسماء حسنیٰ میں یہ نام نہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں اس میں اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔ (تمہارا بھائی نادر شاہ طالب علم نبوی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کا کہنا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفی ہیں درست اور قابل قبول ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا نام "الستار" ہمیں حدیث میں ملا ہے۔ سنن نسائی (1/26) رقم: (939) میں بسند صحیح یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ایک شخص کو کھلے میدان میں نہاتے ہوئے دیکھا تو آپ نمبر پر چڑھے اللہ تعالیٰ حمد و ثنا کے بعد فرمایا، "اللہ تعالیٰ علیم، حی ستیر بردبار حیا ناک اور پردہ ڈالنے والا ہے جیا اور ستر کو پسند فرماتا ہے جب تم میں سے کوئی نہائے تو اسے ستر کرنا چاہیے"۔ احمد (4/224) الوداود (2/201)

رقم: (4012)۔ المشكاة (1/49) رقم: (447) الارواء (2335) (7/397) بیہقی (1/198) "الستیر، اور "الستار" ایک ہی ہیں اس نام کا اللہ تعالیٰ پر اطلاق کیا جاسکتا ہے۔ اس مناسبت سے ہم وہ اسماء حسنیٰ ذکر کرتے ہیں جس کا ترمذی کی مشہور حدیث میں ذکر نہیں:

«أَجْنَبِيٌّ، السَّيِّئُ، النَّحْتَانُ، النَّشَانُ، السُّنْتَانُ، الْعَلَامُ، الْحَسَنُ، الْجَمِيلُ، الْمَوْلَى، النَّصِيرُ السَّيِّدُ، الْمَسْعَرُ الطَّيِّبُ، الْوَتْرُ، الْكَرِيمُ، الْإِكْرَامُ، الشَّافِي، الْأَعْلَى، السَّبِينُ، الْعَالِمُ، غَا فِرَ الذَّنْبِ، قَابِلُ التَّوْبِ، شَدِيدُ الْعِقَابِ، ذِي الطُّوْلِ، الْجَوَادُ، الطَّيِّفُ، الرَّفِيقُ، أَهْلُ التَّقْوَى، أَهْلُ الْمَغْفَرِ، خَيْرُ الْحَافِظِ، خَيْرُ الرَّاحِمِينَ، نَعْمُ الْمَوْلَى، نَعْمُ الْمَاهِدُونَ، الظَّاهِرُ، الْمُبَارَكُ، فَعَالٌ لِمَا يَرِيدُ، ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدِ، الْقَرِيبُ، الْقَانِمُ، الْأَعَزُّ، السُّبُوْحُ الْقَاهِرُ، الْغَالِبُ، الْكَافِي، الصَّالِحُ، مُقْلَبُ الْقُلُوبِ -»

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا، "جب تم فیصلہ کرو تو عدل سے کام لو اور قتل کرتے ہوئے بھی احسان کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ محسن ہے اور احسان کو پسند فرماتا ہے" نکالا اسے ابن ابی عاصم نے الدیات (ص: 52) میں، ابن عدی نے الکامل

(6/2145) میں جیسے کہ الصحیحہ (1/761) رقم: (479)

میں ہے اور احمد (5/154-177) میں حدیث ابو ذر میں ہے:



"اگر تمہارے پہلے اور پچھلے انسان و جن، زندہ و مردہ

نشک و ترسب لکھے ہو جائیں اور ہر سوال کرنے والا مجھ سے اپنی آرزو کے مطابق سوال کرے اور میں ہر سائل کو اس کا مانگا ہوا دے دوں تو اس سے (میرے خزانوں میں سے) اسی قدر کم ہوگا جیسے کہ تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر گزرے اور اس میں سوئی ڈلو کر نکال لے اسی طرح میرے ملک میں سے کچھ کم نہیں ہوتا اس لیے کہ میں جو اد اور ماجد ہوں میرا دینا کلام اور میرا عذاب کلام ہوتا ہے میں جس چیز کا ارادہ کروں تو میں صرف کن (ہو جا) کنتا ہوں تو وہ ہو جاتا ہے۔ ابن ماجہ (2/1422) رقم: (4257)

پہلی حدیث میں لیث بن سلیم ہے اور دونوں ضعیف ہیں۔ لیکن اس حدیث کا اکثر حصہ صحیح مسلم میں ہے المشکاۃ (1/205) رقم: (2326، 2350) میں ہے۔

المسیب سے مروی ہے انہوں نے کہتے ہوئے سنا کہ، "اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے، صاف ہے اور صفائی کو پسند کرتا ہے، کریم ہے کرم کو پسند کرتا ہے، سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے تو صاف رکھو (میرا خیال ہے) کہ اپنے گھروں کے آس پاس کو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو۔ وہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کا ذکر ماجہ بن مسمار سے کیا تو اس نے کہا مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد سے یہ حدیث سنائی اس کے والد نے نبی سے اسی طرح۔ مگر اس نے کہا اپنے آس پاس کو صاف رکھو اور سندا اس کی حسن ہے، ترمذی نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے، اور حدیث میں ہے، "یقیناً اللہ طیب ہے اور طیب اسے پسند ہے" نکالا اس حدیث کو مسلم نے اور ترمذی نے رقم: (3186) اور مسلم (2/322) المشکاۃ (2/431) میں حدیث ہے، "اللہ رفیق (نرم) ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے، اور حدیث مسلم (651) میں ہے، "اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔" اور حدیث ابن ماجہ رقم: (3859) میں ہے، "اے اللہ میں تیرے نام ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے طاہر، طیب، مبارک اور تجھے زیادہ محبوب نام کے ساتھ۔ الحدیث۔ اور سندا اس کی ضعیف ہے۔"

لیکن تحقیق ثانی سے یہ بات سلنے آئی کہ ستار نام اگرچہ معنی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال کرنا صحیح ہے لیکن اس نام سے کرنا یا عبدالستار نام رکھنا مناسب نہیں کیونکہ باوجود تحقیق ہمیں اللہ کیلئے ستار نام نہیں ملا۔ یعنی، حملہ خبر یہ میں ستار نام استعمال کرنا درست ہے، یہ کہنا صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ ستار ہے لیکن دعاؤں میں یا ستار کہنا صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توفیقی ہیں) اس مسئلہ کی وضاحت اس فتاویٰ (8/441) رقم المسئلہ (1832) میں ذکر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 207

محدث فتویٰ